



نہذ فی الصیام

روزہ کے مسائل

از: فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین (رحمہ اللہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

روزہ کے مسائل

مقدمہ

ازہد فیضیہ الشیخ محمد بن صالح العثیمین (رحمہ اللہ)

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین. وبعد:

صوم اور اس کا حکم، صوم کی حالت میں لوگوں کے احوال، روزہ توڑنے والے امور اور دوسرے بعض فوائد کے بیان میں مختصر کلمات ہیں۔

صوم کی تعریف:

(۱) طلوع آفتاب سے لے کر غروب آفتاب تک روزہ توڑنے والے امور کو چھوڑ کر اللہ کی عبادت و بندگی کرنا۔

(۲) رمضان کا روزہ:

اسلام کے عظیم ارکان میں سے ایک رکن ہے، اس کی دلیل نبی ﷺ کا یہ فرمان ہے: بنی الإسلام علی خمس: شهادة أن لا إله إلا الله، وأن محمداً رسول الله، وإقام الصلاة، وإيتاء الزكاة، وحج البيت، وصوم رمضان یعنی: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، اور بیت اللہ الحرام کا حج کرنا۔

روزہ میں لوگوں کے احوال اور ان کی قسمیں:

- (۱) صوم (روزہ) ہر بالغ و عاقل مستطیع اور مقیم (غیر مسافر) پر واجب ہے۔
- (۲) کافر شخص روزہ نہیں رکھے گا، اور اگر وہ مسلم ہو گیا تو اسم پر گزرے ہوئے روزوں کی قضا کرنی واجب نہیں ہے۔
- (۳) چھوٹے بچے پر روزہ واجب نہیں ہے، لیکن عادت ڈالنے کے لئے اسے روزہ رکھنے کا حکم دیا جائے۔

(۴) مجنون (پاگل) اگرچہ بڑی عمر کا ہی کیوں نہ ہو، اس پر نہ تو صوم فرض ہے اور نہ ہی اس کی طرف سے کسی کو کھانا کھلایا جائے گا۔ یہی حکم اس کم عقل کا ہے جو بہت ساری چیزوں میں تمیز نہیں کر پاتا۔

(۵) دائمی سبب کی وجہ سے جو شخص روزہ رکھنے سے عاجز ہو، جیسے بہت بوڑھا شخص، یا ایسا مریض جس کی شفا یابی کی امید نہ ہو، ایسے لوگوں کی طرف سے ہر دن ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔

(۶) ایسا مریض جسے اتفاقاً بیماری نے پکڑ لیا ہو اور وہ شفا یابی کا منتظر ہو تو ایسا شخص روزہ توڑ سکتا ہے اور صحت یابی کے بعد روزہ کی قضا کرے گا۔

(۷) حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت:

اگر حاملہ یا دودھ پلانے کی وجہ سے روزہ اس پر شاق گزرتا ہو یا بچے کی بیماری اور کمزوری کا اندیشہ ہو تو ایسی عورتیں روزہ توڑ سکتی ہیں، معاملہ آسان ہو جانے اور اندیشہ جانے کے بعد روزہ کی قضا کریں گی۔

(۸) ایسا شخص جو کسی معصوم کے ڈوبنے یا آگ میں جلنے سے بچانے کے لئے روزہ توڑنے پر مجبور ہو، اور ایسا شخص روزہ کی قضا کرے گا۔

(۹) حائضہ اور بچہ جننے والی عورت روزہ نہیں رکھے گی، اور فوت شدہ روزہ کی قضا کرے گی۔

(۱۰) مسافر اگر چاہے تو روزہ رکھے اور چاہے تو نہ رکھے۔

روزہ توڑنے والے امور:

بھول کر یا نادانستہ طور پر کچھ کھالینے یا پانی لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا) البقرہ: ۲۸۶۔ ترجمہ: اے ہمارے رب! اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا۔

اور فرمایا: (مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أَكْرَهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ) النحل: ۱۰۶۔ ترجمہ: جو شخص اپنے ایمان کے بعد اللہ سے کفر کرے بجز اس کے جس پر جبر کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر برقرار ہو۔

اور اللہ تعالیٰ نے ایک دوسری جگہ فرمایا: (وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُمْ بِهِ وَلَكِنْ مَا تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ)

الاحزاب: ۵۔



ترجمہ: تم سے بھول چوک میں جو ہو جائے اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں، البتہ گناہ وہ ہے جس کا تم ارادہ دل سے کرو۔

اگر روزہ دار نے بھول کر کھا لیا یا پھر پی لیا ہو تو اس کا روزہ فاسد نہیں ہوگا، کیونکہ اس نے ایسا بھول کر کیا ہے، اور اگر یہ سمجھ کر کچھ کھا یا اور پیا ہو کہ آفتاب غروب ہو گیا ہے، یا یہ کہ ابھی طلوع فجر نہیں ہوا ہے تو اس کا روزہ فاسد نہیں ہوگا کیونکہ اس نے ایسا جہالت کی بنیاد پر کیا ہے۔

اور اگر کئی کرتے ہوئے بلا قصد و ارادہ پانی روزہ دار کے حلق میں داخل ہو جائے تو اس کا روزہ فاسد نہیں ہوگا، اور اگر نیند میں اختلام ہو جائے تو بھی روزہ فاسد نہیں ہوگا، کیونکہ ایسی حالت میں ایسا شخص با اختیار نہیں ہوتا۔

روزہ توڑنے والے امور آٹھ (۸) ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) جماع، جس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص فرض روزہ کی حالت میں یا رمضان کے مہینہ میں جماع کر لیا تو اس پر روزہ کی قضا کے ساتھ ساتھ کفارہ مغلظہ ہے، اور وہ ہے ایک گردن آزاد کرنا، اور اگر آزاد نہ کر سکے تو دو مہینہ مسلسل روزہ رکھنا، اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو ساٹھ مسکین کو کھانا کھلانا۔

(۲) بیداری کی حالت میں منی خارج ہونا۔

خواہ استننا اور مباشرت کے ذریعہ ہو یا بوسہ دینے، بیوی کو ضم کرنے یا اس کے علاوہ دوسری وجہ سے۔

(۳) کھانا پینا، خواہ نفع بخش ہو یا نقصان دہ، جیسے سگریٹ نوشی کرنا۔

(۴) غذائی انجکشن لگوانا جس کے استعمال کے بعد کھانے کی ضرورت باقی نہیں رہتی، اور اس سے روزہ اس لئے ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ یہ بھی کھانے اور پینے کی ایک شکل ہے، ہاں لیکن وہ انجکشن جس کے ذریعہ جسم کو غذا فراہم نہیں ہوتی اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، خواہ اسے گوشت اور پیٹھوں میں لگایا جائے یا نس میں، اسی طرح اس کی لذت حلق میں محسوس ہو یا نہ ہو۔

(۵) خون پہنچانے والے انجکشن: جیسے کہ روزہ دار کو خون آنے لگے اور اس کو خون دینے کے لئے انجکشن لگایا جائے۔

(۶) حجامت (سینگی) کے ذریعہ (فاسد) خون نکالنا، اور اگر خون خود ہی نکل جائے، جیسے کہ: نکسیر پھوٹنا یا دانت ٹکنا وغیرہ وغیرہ، تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، کیونکہ نہ تو یہ حجامت ہے اور نہ ہی حجامت کے معنی میں ہے۔

(۷) قصد اُتی کرنا، اور اگر بلا قصد و ارادہ قتی آجائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

جنابت کی حالت میں روزہ کی نیت کرنا اور طلوع فجر کے بعد غسل کرنا جائز ہے۔

○ رمضان میں فجر سے پہلے حیض و نفاس سے پاک ہو جانے والی عورت پر روزہ رکھنا فرض ہے، اگرچہ طلوع فجر کے بعد غسل کرے۔

○ روزہ دار ڈاڑھ کے دانت یا اس کے علاوہ دوسرے دانت اکھاڑ سکتا ہے، زخم کا علاج کر سکتا ہے، اور آنکھ دکان میں (Drop) بھی ڈال سکتا ہے، اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ (Drop) کی لذت حلق میں محسوس کیوں نہ ہو۔

○ صبح اور شام کو مسواک کرنا، بلکہ روزہ دار کے حق میں صبح یا شام کو مسواک کرنا سنت ہے۔

○ گرمی اور بیاس کی شدت کو کم کرنے کے لئے پانی یا A.C. کے ذریعہ ٹھنڈک حاصل کرنا جائز ہے۔

○ ذہنی تباہی اور سانس کی تنگی کو کم کرنے کے لئے منہ میں اسپرے (spray) کا استعمال کرنا بھی روزہ دار کے لئے جائز ہے۔

○ ہونٹ سوکھ جانے کے بعد روزہ دار انہیں پانی سے تر کر سکتا ہے، لیکن پانی سے غرارہ نہیں کر سکتا۔

○ سحری میں تاخیر کرنا اور غروب آفتاب کے بعد افطار میں جلدی کرنا سنت ہے، افطار (رطب) یعنی: تر کھجوروں کے ذریعہ

کیا جائے، اور (رطب) یعنی: تر کھجوریں نہ ملیں تو (تمر) یعنی: سوکھی کھجوروں کے ذریعہ افطار کر لیا جائے، اور اگر یہ بھی نہ

ملے تو پانی کے ذریعہ، اور اگر پانی بھی نہ ملے تو کسی بھی حلال کھانے کے ذریعہ افطار کر لیا جائے، اور اگر یہ بھی نہ ملے تو کسی

(حلال) چیز کے مل جانے تک افطار کی نیت ہی کر لے۔

○ روزہ دار کے لئے زیادہ سے زیادہ طاعات کے کام کرنا اور تمام برائیوں سے بچنا سنت نبوی ہے۔

○ روزہ دار پر فراتقص اور واجبات کی پابندی کرنا نیز حرام کاموں سے بچنا ضروری ہے، چنانچہ پانچوں نمازوں کو ان کے اوقات

میں جماعت کے ساتھ ادا کرنا اور جھوٹ، غیبت نیز معاملات میں دھوکہ دینے سے بچنا اور تمام حرام قول و فعل کو ترک کرنا

لازم ہے، اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا ہے: من لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله حاجة في أن يدع

طعامه وشرابه.

یعنی: جس نے جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہیں چھوڑا تو اللہ کو ضرورت نہیں کہ ایسا شخص اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔

وصلی اللہ علی نبینا محمد و علی آلہ وصحبہ أجمعین.





مركز الشيخ عبدالله بن زيد آل محمود
الثقافي الإسلامي

